9602 ـ خاوند كى شهوت قوى ہوتو بيوى كيا كرے ؟

سوال

ہمارى شادى چھ ماہ قبل ہوئي ہے اورہميں ہم بسترى كے بارہ ميں ايك مشكل ہے جسے ہم ابھى تك منظم نہيں كرپائے ، كيونكہ خاوند كى رغبت بہت ہى قوى اورشديد ہے ، ميں نے اس كى خواہش پورى كرنے كى كوشش توكى ہے ليكن نہيں كرسكى اوراب ميں بہت ہى تكليف محسوس كرتى ہوں اوربدنى طورپرمجھ ميں اس كى طاقت نہيں رہى .

ميرے خاوند نے اس سے بہت ہى برا تاثر ليا ہے اور گھر ميں مجھ سے عليحدہ رہنے لگا ہے ، مجھے يہ توعلم ہے كہ ميں اس كى رغبت كوپورى كروں ، ليكن ہمارے ايك دوسرے كے بارہ ميں واجبات كيا ہيں ؟
اگرطرفين كى رضامندى كے باوجود ہم ميں سے كوئي ايك دوسرے كے قريب رہنے كى طاقت نہ ركھے ، توكيا خاوند كے ليے جائز ہے كہ وہ اس طريقے سے مجھ سے عليحدہ ہو ؟
اوركيا اسے يہ حق ہے كہ وہ ميرے پاس صرف يہ تعلق قائم كرنےكے ليے ہى آئے باوجود اس كے ہم نے ابھى تك اكٹھے بات چيت بھى نہيں كى ؟
ان حالات كے باوجود المحد للہ ہم ايك دوسرے سے محبت كرتے ہيں اوربہت ہى خوش ہيں اورہر ايك دوسرے كا احترام بھى كرتا ہے ، ليكن ہم اپنى زندگي كى اس مشكل كا اسلامى حل چاہتے ہيں .

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

خاوند پر واجب اورضرورى ہے كہ وہ بيوى سے حسن معاشرت كرے ، اورحسن معاشرت ميں جماع بھى شامل ہے ، جوكہ اس پر واجب ہے ، جمہور علماء كرام نے ہم بسترى كے ليے مدت مقرر كى ہے كہ زيادہ سے زيادہ چار مہينہ تك كے ليے جماع چھوڑا جاسكتا ہے ، اورصحيح تو يہى ہے كہ وہ كوئي مدت محدد نہ كرے بلكہ بيوى كے ليے جتنا كافى ہو اس سے اتنى ہى ہم بسترى كرنى چاہيے .

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں :

مرد پر جب اس كے پاس كوئي عذر نہ ہو تواپنى بيوى سے ہم بسترى واجب ہے ، امام مالك رحمہ اللہ تعالى كا بھى يہى قول ہے .

دیکھیں المغنی لابن قدامہ (7 / 30) ۔

جصاص رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

خاوند پرضروری ہے کہ اپنی بیوی سے ہم بستری کرے کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

کہ تم اسے معلق کرکے چھوڑ دو یعنی نہ تواسے فارغ کرو کہ وہ کہیں اورشادی کرلے ، کہ جب خاوند اسے ہم بستری کا حق نہیں پورا کرتا تو وہ ایسے ہی ہے کہ اس کا خاوند نہ ہو ۔

دیکھیں احکام القرآن للجصاص (1 / 374) ۔

اورشیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ ا للہ تعالی کہتے ہیں :

خاوند پر اپنی بیوی کی کفایت کے حساب ہم بستری کرنا واجب ہے ، جب تک خاوند کا بدن لاغر نہ یا پھر وہ اسے اس کی معیشت سے روک دے ، اورچارماہ کی تحدید کیے بغیر ۔ دیکھیں : الاختیارات الفقھیۃ ص (246) ۔

جب خاوند بیوی کوہم بستری کے لیے بلائے تواس پر واجب ہے کہ وہ اس کی بات تسلیم کرے اگروہ انکار کرے گی تونافرمان ہوگی ۔

ابوھریرہ رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جب مرد اپنی بیوی کواپنے بستر پر بلائے اوربیوی آنے سے انکار کردے توصبح ہونے تک فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں) صحیح بخاری حدیث نمبر (3065) صحیح مسلم حدیث نمبر (1436) ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

جب خاوند بیوی کوہم بستری کے لیے بلائے تواس پر واجب ہے کہ وہ اس کی اطاعت کرے کیونکہ یہ اس پر فرض اورواجب ہے ۔۔۔ اور جب بھی وہ ہم بستری کرنا قبول نہ کرے تونافرمان شمار ہوگی ۔

جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

اوروہ عورتیں جن کی نا فرمانی سے تم ڈرتے ہو انہیں وعظ ونصیحت کرو اورانہیں بستروں میں الگ کردو ، اورانہیں مار کی سزا دو جو کہ شدید نہ ہو ، اگروہ تمہاری اطاعت کرلیں توپھر ان پر کوئي راہ تلاش نہ کرتے پھرو ۔

دیکھیں الفتاوی الکبری (3 / 145 ـ 146) ۔

خاوند کے لیے جائز نہیں کہ وہ بیوی کے ساتھ طاقت سے زیادہ ہم بستری کرے ، اگر وہ بیماری کی وجہ سے ہم بستری کرنے سے معذور ہویا پھر اس کی برادشت سے باہر ہوتووہ ہم بستری کرنے سے انکار پر گنہگار نہیں ہوگی ۔

حافظ ابن حزم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

لونڈی اورآزاد عورت پر فرض ہے کہ جب اس کا مالک اورخاوند جب بھی اسے ہم بستری کی دعوت دے تووہ اس کی بات قبول کرے اورانہیں انکار نہیں کرنا چاہیے ، لیکن جب وہ حائضہ یا پھر مریض ہوں اورہم بستری ان کےلیے تکلیف دہ ہو ، یاپھر فرضی روزے سے ہوں تو پھر انکار کرسکتی ہیں ، اوراگربغیر کسی عذر کے انکار کریں تووہ ملعون ہیں ۔ محلی ابن حزم (10 / 40) ۔

اوربھوتی رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

خاوند کواپنی بیوی سے ہر وقت استمتاع کا حق ہے ۔۔۔ جب تک کہ اسے وہ فرائض سے مشغول نہ کرے اوریا پھر اس کے لیے نقصان دہ نہ ہو ۔

تواسی حالت میں خاوند کواس سے استمتاع کا حق نہیں کیونکہ ایسا کرنا حسن معاشرت میں داخل نہیں ، اورجب اسے فرائض سے مشغول نہ کرے اورنہ ہوی اس کے لیے نقصان دہ ہو تو پھر خاوند کو حق استمتاع حاصل ہے ۔

دیکھیں کشف القناع (5 / 189) ۔

ایسی بیوی جسے خاوند کی زیادہ ہم بستری نقصان اورتکلیف دہ ہوتی ہو اسے چاہیے کہ وہ اپنے خاوند سے مصالحت کرے اوراس کے ساتھ اپنی برداشت کےمطابق ہم بستری کی تعداد متعین کرلے ، اوراگروہ اس سے زیادہ کرے حتی کہ اسے نقصان اورتکلیف دے توپھر اسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنا معاملہ عدالت میں لےجائے اورقاضی کوبیان کرے اورقاضی کوحق حاصل ہے کہ وہ اس کے لیے تعداد متعین کرے جو خاوند اوربیوی دونوں پر لازم ہو ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

خاوند پر اپنی بیوی کی کفایت کے حساب ہم بستری کرنا واجب ہے ، جب تک خاوند کا بدن لاغر نہ یا پھر وہ اسے اس کی معیشت سے روک دے ، اورچارماہ کی تحدید کیے بغیر ۔۔۔۔

اوراگروہ آپس میں تنازع کریں توحاکم کو چاہیے کہ وہ خاوند پرنفقہ کی طرح ہم بستری اگرزیادہ کرتا ہے تواس کی تعداد متعین کرکے اس پر لازم کرے ۔

دیکھیں : الاختیارات الفقهیة ص (246) ۔

اوراب جبکہ آپ کے ملک میں شرعی عدالت نہیں توبیوی کوچاہیے کہ وہ اس معاملہ میں اپنے خاوند کے ساتھ متفق ہوکر اسے حل کرلے ، اوراسے صراحتا اپنے خاوند سے بات کرنی چاہیے ، اوراس کے سامنے وہ احادیث اورآیات بیان کرے جس میں حسن معاشرت کا ذکر ہے اورحکم دیا گیا ہے کہ خاوند بیوی کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرے ۔

اوربیوی کواپنے خاوند کے لیے یہ بھی بیان کرنا چاہیے کہ وہ اس سے انکار تونہیں کرتی لیکن جوچیز اس کے نقصان دہ ہے اورجس کی وہ متحمل نہیں اوروہ نقصان اورتکلیف دیتی ہے وہ اس سے انکار کرتی ہے ، بلکہ وہ خود تواس پر حریص ہے کہ آپ کی اطاعت اورآپ کی خواہش و رغبت پوری کرے اوربات کوتسلیم کرے ۔

ہم سوال کرنے والی بہن کونصیحت کرتے ہیں کہ وہ اپنے خاوندکے معاملہ میں صبرو تحمل سے کام لے ، اوراس معاملہ کو حسب استطاعت برداشت کرے اوراسے یہ علم ہونا چاہیے کہ اسے اس پر اللہ تعالی کی جانب سے اجر وثواب بھی ملے گا ۔

اورخاوند پربھی یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی بیوی کے بارہ میں اللہ تعالی سے ڈرے اوراس کا خوف اپنے ذہن میں رکھے ، اوراس پر ایسا کام مسلط نہ کرے جواس کی برداشت سےہی باہر ہو ، اوراسے اپنی بیوی کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہیے ، اورحسن معاشرت اختیار کرنی چاہیے ۔

اگراس کی شہوت اتنی ہی زیادہ ہے کہ اسے ایک بیوی کافی نہیں تو پھروہ اس کا حل کیوں نہیں تلاش کرتا ، ہوسکتا ہے یہ مشکل خاوند اوربیوی کے مابین تعلقات میں خرابی اورناچاقی کا باعث بن جائیں ، یا پھر اس سے بھی خطرناک کام میں پڑ جائے کہ اپنی شہوت کوحرام طریقے سے پوری کرنا شروع کردے ۔

اس مشکل کوحل کرنے کے لیے جوحل ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ دوسری شادی کرلے ، کیونکہ اللہ تعالی نے مرد کےلیے مباح کیا ہے کہ وہ ایک ہی وقت میں چاربیویاں رکھ سکتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اگر وہ ان میں عدل وانصاف اوربرابری کرنے کی طاقت رکھتا ہو وگرنہ نہیں ۔

اوراس مشکل کا حل یہ بھی ہے کہ :

وہ روزے کثرت سے رکھنے شروع کردے ، اس لیے کہ روزے شہوت کوکم کردیتے ہیں ۔

ایک حل یہ بھی ہے کہ : شہوت کم کرنے والی ادویات استعمال کرے لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ وہ نقصان دہ نہ ہوں ۔

اللہ تعالی سے دعاگوہوں کہ وہ مسلمانوں کے حالات کی اصلاح فرمائے ۔

واللہ اعلم .